بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ کے وقت نماز پڑھنے کا حکم

احادیث مبارکہ میں خطبہ کے دوران خاموش رہنے اور خطبہ کو غور سے سننے کی تاکید آئی ہے۔خاموشی سے خطبہ سننے پر بہت بڑے اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔ دورانِ خطبہ نماز پڑھنے، گفتگو کرنے حتی کہ کسی کو خاموش ہونے کا حکم دینے کی بھی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

لہذا اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں داخل ہوا کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنے، اس دوران کسی قسم کی نوافل و سنن پڑھنا جائز نہیں۔[رد المحتار: ج3ص38 باب الجمعۃ، مطلب فی شروط وجوب الجمعۃ]

اور مذکورہ موقف درج ذیل احادیث و آثار سے ثابت ہے:

1: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "أَنْصِتْ" وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ. (صحیح البخاری: ج1ص127،128، صحیح مسلم: ج1ص281)

ترجمہ: جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص کو کہو: "چپ رہو" تو یہ بھی لغو حرکت ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ روایات جن میں خطبہ کے وقت کسی کو چپ کرانے کے لیے "أَنْصِتْ" کہنے کو لغو سے تعبیر کیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر مروی ہیں۔[سنن الطحاوی: ج1ص251]

اس متواتر حدیث مبارک میں خطبہ کے دوران بولنے والے آدمی کو چپ کرانے کے لیے: "چپ رہو" کہنے کو لغو کہا گیا ہے حالانکہ امر بالمعروف ہونے کی وجہ سے یہ واجب ہے، تو سنت یا نفل نماز ادا کرنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا۔

2: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى.

(صحیح البخاری ج1ص121 باب الدھن للجمعۃ)

ترجمہ: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، خوب پاکی حاصل کرے اور تیل یا گھر میں میسر خوشبو لگائے۔ پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے (وہاں جاکر) دو انسانوں کے درمیان تفریق نہ کرے، پھر جہاں تک ہو سکے نماز ادا کرے اور جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرے۔ ایسے شخص کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

3: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَاةَ وَلَا كَلَامَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْاِمَامُ. (مجمع الزوائد للہیثمی ج2ص407)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت، یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے۔

قال العثمانی: فالحدیث حسن ان شاء اللہ ولہ شواھد. (اعلاء السنن: ج2ص78)

4: حضرت نبیشہ الھذلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُؤْذِي أَحَدًا فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْإِمَامَ خَرَجَ صَلّٰى مَا بَدَا لَهُ وَإِنْ وَجَدَ الْإِمَامَ قَدْ خَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ حَتّٰى يَقْضِيَ الْإِمَامُ جُمُعَتَهُ وَكَلَامَهُ إِنْ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ ذُنُوبُهُ كُلُّهَا أَنْ تَكُونَ كَفَّارَةً لِلْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا۔[مسند احمد ج15ص300 رقم الحدیث 20599]

ترجمہ: مسلمان جب جمعہ کے دن غسل کرے، پھر کسی کو تکلیف دیے بغیر مسجد کی طرف آئے۔ اگر امام خطبہ کے لئے نہیں نکلا تو جہاں تک ہو

سکے نماز پڑھ لے اور اگر امام خطبہ کے لئے آچکا ہے تو بیٹھ جائے، غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام نماز جمعہ و خطبہ ختم کرلے۔ اگر اس مسلمان کے اس جمعہ کے سارے گناہ معاف نہ ہوئے تو اس کا یہ عمل پہلے جمعہ کے لیے تو کفارہ بن ہی جائے گا۔

قال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح خلا شيخ احمد وهو ثقة. (مجمع الزوائد: ج2 ص386)

5: حضرت ثعلبہ بن مالک القرظی فرماتے ہیں:

أَدْرَكْتُ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَكَانَ الإِمَامُ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَكْنَا الصَّلاَةَ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص72 باب من کان یقول اذا خطب الامام فلا یصلی)

ترجمہ: میں نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو پایا۔ (ان کے زمانے میں) جب امام جمعہ کے دن (خطبہ کے لیے) نکلتا تو ہم نماز چھوڑ دیتے۔

قال العثماني: و رجاله رجال الصحيح. (اعلاء السنن: ج2 ص93)

6: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الصَّلاَةَ وَالْكَلاَمَ بَعْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص72، نصب الرایہ ج2 ص202)

ترجمہ: حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے خطبہ کے لیے نکلنے کے بعد نماز پڑھنے اور گفتگو کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

قال العثماني: رجاله ثقات. (اعلاء السنن: ج2 ص79)

7-13: حضرت سائب بن یزید، حضرت سعید بن مسیب، حضرت عروہ، امام زہری، حضرت مجاہد، حضرت ابو قلابہ، امام ابن سیرین کے قوی آثار سے بھی دورانِ خطبہ نماز پڑھنے سے منع ثابت ہوتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص71، 72، سنن الطحاوی: ج1 ص253)

فائدہ عظیمہ:

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت آتی ہے:

دخل رجل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة فقال أصليت قال لا قال قم فصل الركعتين.

(صحیح مسلم: حدیث نمبر 875 باب التحیۃ والإمام یخطب)

کہ ایک آدمی مسجد میں اس وقت داخل ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعتیں پڑھ لو۔

اس روایت کی وجہ سے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی [حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ] کو دوران خطبہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تھا اس لیے دو رکعتیں ضرور پڑھی جائیں۔

یہ موقف چند وجوہ سے درست نہیں۔ اس لیے کہ:

(1): ان تمام احادیث و آثار سے جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے، یہی ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے دوران نماز پڑھنا بالکل منع ہے، اس میں سنت اور تحیۃ المسجد (جو کہ مستحب ہے) سب کی ممانعت ہے۔ اس عمومی ممانعت کے مقابلہ میں حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھنے کا حکم دینا یقیناً ان کی خصوصیت ہے۔ کیونکہ وہ اس وقت مفلوج الحال تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دینا اس مقصد کے لیے تھا کہ لوگ انہیں دیکھ لیں اور تعاون کریں۔ چنانچہ مسند احمد میں روایت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انْظُرُوا إِلَى هَذَا فَإِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَدَعَوْتُهُ فَرَجَوْتُ أَنْ تُعْطُوا لَهُ فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ وَتَكْسُوهُ.

(مسند احمد: ج10 ص81 رقم الحدیث 11140)

کہ اس شخص کو دیکھو، یہ شکستہ حالت میں مسجد میں داخل ہوا، میں نے اس کو بلایا (اور نماز پڑھنے کا حکم دیا) اس امید پر کہ تم اس کی مدد کروگے، اس

پر مال صدقہ کروگے اور اس کو کپڑے دوگے۔

قال شعیب الأرنؤوط: إسنادہ قوی رجالہ ثقات رجال الشیخین. (التعلیق علی مسند احمد: ج3 ص25 رقم الحدیث11213)

قال حمزۃ احمد الزین: اسنادہ صحیح. (التعلیق علی مسند احمد: ج10 ص81 رقم الحدیث11140)

اسی طرح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنن النسائی میں مروی ہے:

جاء رجل یوم الجمعة والنبی صلی الله علیه و سلم یخطب بهیئة بذة فقال له رسول الله صلی الله علیه و سلم أصلیت قال لا قال صل رکعتین وحث الناس علی الصدقة فألقوا ثیابا فأعطاه منها ثوبین

(سنن النسائی: ج1 ص208 باب حث الإمام علی الصدقۃ یوم الجمعۃ فی خطبتہ)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ ایک آدمی آیا جو نہایت خستہ حالت میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو رکعتیں پڑھ لو، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دی۔ چنانچہ لوگوں نے کپڑے جمع کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے دو کپڑے اس آدمی کو دے دیے۔

نیز دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا تعامل بھی اس بات پر دلیل ہے کہ خطبہ کے دوران دو رکعتیں ادا کرنا ان صحابی کی خصوصیت ہے۔ اس لیے کہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم دوران خطبہ تشریف لائے لیکن تحیۃ المسجد ادا نہیں کی۔ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ان حضرات کو بخوبی معلوم تھا، اگر تحیۃ المسجد ادا کرنا ضروری ہوتا تو یہ حضرات ضرور ادا فرماتے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ خطبہ اس کو فرمایا: ''اِجْلِسْ'' (بیٹھ جاؤ) [سنن النسائی: ج1 ص207، سنن ابی داؤد: ج1 ص166]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو بٹھا دیا، تحیۃ المسجد کا حکم نہیں دیا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دورانِ خطبہ تشریف لائے۔ [صحیح مسلم: ج1 ص280]

لیکن اس میں کہیں ذکر نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں ادا کی ہوں۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن صفوان کے بارے میں روایت ہے کہ مسجد میں تشریف لائے، اس وقت حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن صفوان آکر بیٹھ گئے، دو رکعتیں ادا نہیں کیں۔ (سنن الطحاوی: ج1 ص253)

اور خود حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ بھی اس عام قاعدہ اور قانون کے پیش نظر بیٹھ گئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امداد کے پیش نظر ان کو کھڑا کیا۔ معلوم ہوا کہ قاعدہ یہی ہے کہ دوران خطبہ آنے والا شخص بیٹھ جائے اور خطبہ سنے۔

(2): اس روایت کے دیگر طرق دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ خطبہ شروع کرنے سے پہلے کا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے اس روایت پر یہ باب قائم کیا ہے: ''الصلاۃ قبل الخطبۃ'' [خطبہ سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان]

(السنن الکبریٰ للنسائی: ج1 ص183)

اس روایت کے بعض طرق میں یہ الفاظ منقول ہیں:

''و امسك عن الخطبة حتی فرغ من صلاته'' [سنن الدار قطنی: ص279، رقم1602]

کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے سے رک گئے یہاں تک کہ وہ صحابی نماز سے فارغ ہو گیا۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے:

''و النبی قاعد علی المنبر'' [صحیح مسلم: ج1 ص287]

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ بات واضح ہے کہ خطبہ منبر پر کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے نہ کہ بیٹھ کر۔

ایک طریق میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"فألقوا ثيابا" [سنن النسائی: ج1 ص208 باب حث الإمام على الصدقة يوم الجمعة في خطبته]

کہ لوگوں نے اس کی مدد کے لیے کپڑے ڈالنا شروع کیے، اور یہ بات مسلم ہے کہ دورانِ خطبہ ایسے افعال ممنوع ہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کی نماز کے وقت خطبہ شروع نہیں فرمایا تھا، لہذا اس صحابی کی نماز دورانِ خطبہ نہیں ہوئی بلکہ خطبہ سے قبل ہوئی ہے۔

فائدہ: ان روایات کے پیشِ نظر جن روایات میں "یخطب" کے الفاظ آتے ہیں، اس سے "یرید ان یخطب" یا "یکاد ان یخطب" مراد ہے۔ [فتح الملہم: ج5 ص481]

خلاصہ کلام: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کا تحیۃ المسجد پڑھنا ان کی خصوصیت ہے یا اس وقت کا واقعہ ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد نہ فرما رہے تھے۔ لہذا عمومی ممانعت کی وجہ سے خطبہ کے دوران سنتیں ادا کرنا جائز ہے نہ تحیۃ المسجد۔ واللہ اعلم